قرآن اور حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم

جناب الیف الدین ترابی صاحب

دین کے بنیادی مآخذ دو ہی ہیں، اوّلاً اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید، ثانیاً قرآن کو لانے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت و سیرت، اور دین کے یہ دونوں مآخذ باہم لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت و سیرت کے بغیر قرآن کریم کو صحیح طور پر سمجھا جا سکتا ہے اور نہ قرآن کے بغیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و شخصیت کا صحیح ادراک ممکن ہے، لہٰذا اگر قرآنِ کریم کی سب سے زیادہ مستند اور قابلِ اعتماد تفسیر وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور سیرت کی بھی سب سے مکمل اور دلآویز تصویر وہ ہے — جو قرآنِ کریم کے صفحات پر بکھری ہوئی ہے اور اگر قرآن کریم کی دعوت اور پیغام کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے یہ ناگزیر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سنّت کو پوری طرح سامنے رکھا جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور پیغام کو سمجھنے کے لیے بھی اس کے سوا چارہ نہیں کہ ہم یہ دیکھنے کی کوشش کریں کہ خود قرآنِ کریم میں حضورؐ کی کیا تصویر سامنے آتی ہے۔ قرآن مجید اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت و سیرت کے درمیان پائے جانے والے اس اختصاصی تعلق کو عالمِ اسلام کے ایک ممتاز مفکر نے ایک بڑی خوب صورت مثال کے ذریعہ واضح کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ کتاب کو نبی سے الگ کر دیجیے تو وہ ایک کشتی ہے ناخدا کے بغیر، جسے لے کر اناڑی مسافر زندگی کے

سمندر میں خواہ کتنے ہی بھٹکتے پھریں، منزلِ مقصود تک کبھی نہیں پہنچ سکتے ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب اللہ سے الگ کر دیجیے تو خدا کا راستہ پانے کے بجائے آدمی ناخدا ہی کو خدا بنا بیٹھنے سے کبھی نہیں بچ سکتا۔ لہٰذا آیئے ہم دیکھنے کی کوشش کریں کہ قرآن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کا عکس کس طرح پیش کرتا ہے اور اس مقصد کے لیے جب ہم قرآنِ کریم کی رجوع کرتے ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت و سیرت کے مندرجہ ذیل پہلو پوری طرح نکھر کر ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔

حضورؐ کا منصبِ رسالت

سب سے اہم اور بنیادی بات جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت و مقام کے بارے میں قرآن کریم سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اسی طرح کے رسول، جس طرح کے رسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی گذر رہے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

(آل عمران - ۱۴۴)

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہونے کے سوا کچھ بھی نہیں ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں"

رسالت کے ساتھ مقامِ عبدیت

دوسری اہم خصوصیت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن کریم سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے بندے بھی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے کا ذکر اہتمام سے کیا گیا ہے۔ مثلاً سورۃ البقرہ میں ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ - (البقرہ - ۲۳)

"اور اگر تمہیں اس بات میں کوئی شک ہے کہ یہ کتاب جو ہم نے اپنے بندے پر اُتاری ہے، تو اس کی مانند ایک سورۃ ہی بنا لاؤ"۔

اور سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا ۔ (بنی اسرائیل - ۱)

"پاک ہے وہ جو لے گیا رات کے وقت اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔"

رسول بھی اور انسان بھی

قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انسان ہیں۔ اور اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لیے بھیجا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن کریم کا طرز استدلال ملاحظہ ہو۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓی اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۔ قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۔ (بنی اسرائیل ۹۴-۹۵)

"نہیں روکا لوگوں کو کسی چیز نے اس بات سے کہ وہ اللہ کی طرف سے آنے والی ہدایت پر ایمان لائیں۔ مگر ان کی اس بات نے کہ کیا اللہ نے ایک بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ ان سے کہو کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے جو اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے۔ تو ہم یقیناً ان کے لیے آسمان سے کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے۔"

نبی اُمّی — ایک امتیازی شان

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بہت بڑا وصف جو قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے، اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ کا رسول ہونے کا ایک بہت بڑا اور ناقابل انکار ثبوت ہے۔ کیونکہ جو شخص لکھنا پڑھنا تک نہیں جانتا، وہ آخر وحی الٰہی کے بغیر کسی طرح قرآن جیسی لاجواب کتاب اور اسلام جیسا مکمل دین پیش کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وصف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

وَ كَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ؁ (الاعراف - ۱۵۸)

"پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول نبی امّی پر، جو اللہ اور اس کی تعلیمات پر ایمان رکھتا ہے، اور پیروی کرو اس کی، تاکہ تم راہ راست پا لو۔"

شانِ رحمۃ للعالمین قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری دنیا کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ سورہ الانبیاء میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ؁ (الانبیاء - ۱۰۷)

"اے نبیؐ، ہم نے تم کو تمام دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"۔
سورۂ سبا میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
(سبا - ۲۸)

"اور اے نبیؐ، ہم نے تم کو تمام دنیا والوں کے لیے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے"۔

مزکّی بھی اور معلّم بھی قرآنِ مجید ہمیں بتاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کام اہلِ ایمان کا تزکیہ اور ان کی تعلیم و تربیت ہے اور یہ کام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کارِ رسالت کا ایک حصّہ ہے۔ سورہ الجمعہ میں ارشاد ہوتا ہے:

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
(الجمعہ - ۲)

"وہی ہے جس نے اُمّیوں میں ایک رسول خود انہی میں سے اُٹھایا جو انہیں اس کی آیات سناتا ہے۔ ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے"۔

(باقی)